اداریہ

شاید ۱۴۳۷ھ کے ذی الحجہ میں حجاج کرام مناسک حج کی ادائیگی کے بعد اپنے اپنے وطن کی طرف لوٹ رہے ہوں گے اور ۱۴۳۸ھ کے محرم الحرام میں غم سید الشہداء منانے والے غم کا لباس زیب تن کر کے عزاداری مظلوم کربلا کی تیاریاں کر رہے ہوں گے تو اس وقت نور معرفت کا یہ شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ دنیائے علم وادب میں علمی مجلّوں میں تاخیر ایک قابل عفو جرم ہے وہ بھی پاکستان جیسے ملک میں کہ جہاں نہ حکمرانوں کی طرف سے علمی ودینی جرائد ورسائل کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور نہ عوام الناس اس قسم کے رسالوں کو اہمیّت دیتے ہیں۔ بہر صورت چند علم دوست حلقے اور باذوق قارئین ضرور موجود ہیں جن کے دم سے ان رسائل وجرائد کی سانسیں اُکھڑی اُکھڑی سہی لیکن چل ضرور رہی ہیں۔ دوسری طرف انٹرنیٹ کے اس دور میں جہاں ای بک کے بہانے پرنٹ شدہ علمی وادبی مواد سے لوگ ایسے بھی بھاگتے ہیں، چند علم دوست اور مطبوعہ علمی مواد کے رسیا قارئین کی زبان سے نور معرفت جیسے مجلے کی تعریف سن کر انسان کے اندر سیروں خون اضافہ ہو جاتا ہے۔ تاخیر ہی کیوں نہ ہو جائے، علمی مواد کاغذ کی زینت بنا کر تشنہ فکر قارئین تک پہنچانے میں انسان ایک روحانی تسکین محسوس کرتا ہے۔

بہر حال یہ شمارہ بھی مقالات کی تاخیر کی وجہ سے ایک بار پھر تاخیر سے قارئین تک پہنچا ہے، لیکن اس بار بھی چند وقیع علمی تحریریں اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ جن کے مطالعے سے یقیناً قارئین کے علمی ذوق کی تسکین ہو گی اور علوم قرآن واہل بیتؑ کی ترویج سے ہم اُخروی اجر وثواب سے بہرہ مند ہو سکیں گے۔

عدل وقسط دین اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے جس کے مطابق پوری کائنات کا نظام ہی عدل وقسط پر قائم ہے۔ ہمارے اعتقاد کے مطابق اللہ تعالیٰ عادل ہے اور عدل وقسط پر مبنی نظام کو پسند کرتا ہے، اسی لئے قرآن مجید میں عدل کے بارے میں بہت زیادہ تاکید ملتی ہے اور نبی اکرم ﷺ سے لے کر آپؐ کے تمام جانشینوں نے عدل وقسط کے لئے اپنے اپنے دور میں لازوال قربانیاں دی ہیں، جن میں امیر المؤمنین علی علیہ السلام پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد سر فہرست ہیں، جن کو ''کُشتہ عدل'' کا لقب دیا گیا ہے، یعنی ایسی ہستی جو اپنے عدل وانصاف کی وجہ سے قتل ہوئی ہے۔

حضرت امام علیؑ کی پوری زندگی قرآنی عدل کا نمونہ تھی اور آپؑ نے اپنی ظاہری حکومت کے دوران بھی قرآن کی اس تعلیم کو عام کرنے اور اس پر عمل کرنے میں ذرہ بھر دریغ نہیں کیا اور عدالت قائم کرنے میں بے شمار مشکلات کا سامنا کیا۔ اس شمارے میں ''قرآن مجید اور عدل علیؑ'' کے عنوان سے قرآن مجید کی آیات عدل کی روشنی میں امیر المؤمنینؑ کی سیرت کا مطالعہ پیش کیا جا رہا ہے جو قارئین کے لئے مفید ثابت ہو گا۔

میڈیا ایک ایسا کھلا میدان ہے جس میں ہر شخص اپنی فکر کے گھوڑے دوڑا سکتا ہے اور اپنی اچھی یا بُری فکر کی ترویج کر سکتا ہے۔ اس مادر پدر آزاد ماحول میں جہاں بہت سے اچھے افکار کی ترویج ہوتی ہے وہاں بعض ایسی باتیں بھی پھیلائی جاتی ہیں جن کی کوئی تحقیقی بنیادیں نہیں ہوتیں اور بلا علم و تحقیق سطحی عقائد وافکار پھیلائے جا رہے ہیں جن سے بہت سے ناپختہ اذہان تشویش کا شکار ہو کر غلط قسم کے فکر و نظریات کی طرف راغب ہونے لگتے ہیں۔ اس سلسلے میں الیکٹرانک میڈیا بہت زیادہ کام کر رہا ہے اور اسلام کے درست اور عقلی اعتقادات کے بارے میں غلط اور بے بنیاد چیزیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ لہٰذا اسی سلسلے میں عصمت نبی ﷺ کے بارے میں بھی کچھ کج فہم لوگ بعض شبہات کا اظہار پرنٹ میڈیا کے علاوہ فیس بک اور دوسرے الیکٹرانک میڈیا پر کرتے رہتے ہیں۔ اس شمارے میں ''عصمت نبی اکرم ﷺ'' کے عنوان سے قرآن کی بعض ایسی آیات جن کے ظواہر سے عصمت انبیاء کے حوالے سے شبہات پیدا ہوتے ہیں، ان آیات کی ایسی جامع اور قابل فہم تفسیر پیش کی گئی ہے جس سے اس قسم کے شبہات زائل ہو جاتے ہیں۔

انسان جہاں مصائب و آفات سے گھبراتا ہے وہاں ان کے بارے میں غور و فکر بھی کرتا ہے کہ یہ آفات انسانی زندگی میں کیوں دخل انداز ہوتی ہیں اور ان کا فلسفہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک نوجوان محقق اور تازہ دم لکھاری کی عمدہ تحریر ''آفات اور بلائیں کیوں؟'' کے عنوان سے پیش کی گئی ہے۔ اس تحریر کو پڑھ کر انسانی زندگی میں آفات و مشکلات کے مثبت کردار کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے اور انسان کا مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

انسانی زندگی کے مقاصد واہداف کے بارے میں ہر دور میں انسان کے متجسس ذہن میں سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا جواب دینے والی ایک تحریر ''قرآن مجید کی روشنی میں حیات انسان کے اہداف

ومقاصد" کے نام سے بھی اس شمارے میں شامل کی گئی ہے۔ نو ذی الحجہ ،روز عرفہ کے نام سے پہنچانا جاتا ہے۔ اس دن کی عظمت کے بارے میں تمام اسلامی مسالک کی کتابوں میں بہت زیادہ روایات ملتی ہیں اور تمام مسلمان اس دن کو عظمت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس دن کے اعمال بجالاتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اسی مناسبت سے امام حسین علیہ السلام کی دعائے عرفہ کاایک مختصر مطالعہ "روز عرفہ کی عظمت اور دعائے عرفہ میں معرفت الٰہی کی جھلکیاں" کے عنوان سے دعائیہ ادب میں دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔

ماہ محرم الحرام میں واقعۂ کربلا جیسے المناک سانحہ کے بارے میں ہمیشہ سے تحقیق وجستجو کا باب کھلا ہوا ہے اور ہر دور میں اس واقعہ کے مثبت ومنفی کرداروں کا تاریخی مطالعہ جاری ہے۔ اس واقعہ کاایک منفی کردار "عبید اللہ ابن زیاد" ہے۔ جس کی سیاسی روش نے اس المناک واقعہ کی تاریخ کے سیاہ صفحات میں خاصا اضافہ کیا ہے۔ اس بارے میں "شہر کوفہ میں عبید اللہ ابن زیاد کی سیاسی چالیں" کے عنوان سے ایک مقالہ بھی اس شمارے میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس مقالے کے مطالعے سے کربلا کے واقعے میں اہل کوفہ کے کردار کو سمجھنے میں بھی بڑی مدد ملتی ہے؛ وہ اہل کوفہ جن میں محبین اہل بیتؑ کی ایک بڑی تعدا موجود تھی، لیکن اس کے باوجود وہ اہل بیت اطہارؑ کا ساتھ نہیں دے سکے۔ یہ کوفہ کے محبین اہل بیتؑ کی بے ایمانی تھی یا کوفہ پر مسلط حکمرانوں کی سیاسی چالیں تھیں کہ جن کی وجہ سے بہت سے اہلِ کوفہ امام عالی مقام علیہ السلام کی مدد کے لئے کربلا میں حاضر نہیں ہوسکے؟ اس قسم کے سوالات کا جواب بھی کسی حد تک اس مقالے میں موجود ہے۔

گزشتہ مہینوں میں ہمارے ملک کے ایک عظیم اور منفرد سماجی کارکن "عبد الستار ایدھی صاحب" کا انتقال ہوا ہے۔ جنھوں نے اپنے مرنے سے پہلے ایک وصیت کے ذریعے کسی ضرورت مند مریض کے لئے آنکھوں کا عطیہ دیا ہے۔ جس پر ان کی موت کے بعد عمل درآمد کیا گیا ہے۔ لیکن ایدھی صاحب کے اس انسانی عمل سے ملک کے دینی اور سماجی حلقوں میں ایک بحث کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے کہ آیا آنکھوں کا عطیہ دینا شرعی عمل ہے یا خلاف شریعت ہے۔ ہم مخالفت کرنے والوں کی مذمت نہیں کرتے، لیکن ان سے اتنی درخواست ضرور کرتے ہیں کہ دین میں اجتہاد کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور دین اسلام ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے اور ہر دور میں پیش آنے والے مسائل کا حل پیش کرتا

ہے۔ انسانی اعضا کی پیوند کاری بھی جدید دور کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ہے جس پر انسانوں کی نجات کا دارومدار ہے۔ اس قسم کے مسائل کو بغیر تحقیق و علم کے فتویٰ بازی سے حل کرنا کوئی دینی وانسانی خدمت نہیں، بلکہ اس بارے میں شریعت کے شرعی منابع کی روشنی میں تحقیق و جستجو کر کے مسئلہ کا حل پیش کرنا ہی احسن عمل ہے۔ ضرورت کے تحت ''اعضا کی پیوند کاری مذاہب اربعہ اور امامیہ کی نظر میں '' کے عنوان سے ایک فقہی مقالے کا فارسی زبان سے ترجمہ بھی اس شمارے میں پیش کیا گیا ہے جو یقیناً اس بحث سے دلچسپی رکھنے والوں کی معلومات میں اضافے کا باعث بنے گا۔ آخر میں کتاب شناسی کے عنوان سے مقتل کی چند اہم کتابوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے جو یقیناً محرم الحرام میں شہادت عظمیٰ اور شہدائے کربلا کے بارے میں تحقیق و تقریر کرنے والوں کے لئے رہنما تحریر ثابت ہو گی۔

آخر میں ہم اپنے قارئین سے ایک بار پھر درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایک خط، ای میل، ایس ایم ایس اور فون کے ذریعے ہم سے رابطے میں رہیں اور اس مجلے کو بہتر سے بہتر بنانے کے بارے میں اپنی قیمتی آراء سے آگاہ کریں۔ آپ کی مثبت تنقیدی رائے جہاں نور معرفت کی زندگی میں اضافے کا باعث بنے گی وہاں اس کی علمی و تحقیقی بنیادوں کو بھی مضبوط بنائے گی۔

☆☆☆☆☆